رضی اللہ تعالیٰ عنہ

# شانِ امیر معاویہ

علامہ سید ارشد سعید کاظمی

طالب دعا : زوہیب حسن عطاری

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

## 8: «سید ارشد سعید کاظمی صاحب»


| | |
|---|---|
| صحابی کی شان | 611 |
| صحابہ کرام علیہم الرضوان کے مراتب کا بیان | 615 |





| | |
|---|---|
| حضرت علی اور حضرت امیر معاویہ کے اختلاف کی وجہ | 617 |
| حق علی کے ساتھ تھا | 622 |
| حضرت علی اللہ ورسول کے محب | 625 |
| شان امیر معاویہ | 628 |
| علی کو صرف قرآن روک سکتا ہے | 636 |
| حضرت عمار بن یاسر کی شان | 639 |
| حضرت ابو موسیٰ اشعری پر طعن کا جواب | 644 |
| ابو مخنف اور کلبی کا تعارف | 645 |
| حضرت ابو موسیٰ اشعری کی ذہانت | 648 |
| حضرت عمرو بن عاص کی شان | 649 |


Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

# «سید ارشد سعید شاہ صاحب کاظمی»

## حضرت علی اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہما

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ وَعَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَاَهْلِ بَيْتِهٖ اَجْمَعِيْنَ اَمَّا بَعْدُ

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَ مَا لَكُمْ اَلَّا تُنْفِقُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَ لِلّٰهِ مِيْرَاثُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ لَا يَسْتَوِيْ مِنْكُمْ مَّنْ اَنْفَقَ مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ وَ قٰتَلَ اُولٰٓئِكَ اَعْظَمُ دَرَجَةً مِّنَ الَّذِيْنَ اَنْفَقُوْا مِنْۢ بَعْدُ وَ قٰتَلُوْا وَ كُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى وَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ

صَدَقَ اللّٰهُ الْعَظِيْمُ وَصَدَقَ رَسُوْلُهُ النَّبِيُّ الْكَرِيْمُ الْاَمِيْنُ

وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيٌّ مِنِّيْ وَاَنَا مِنْ عَلِيٍّ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا مَدِيْنَةُ الْعِلْمِ وَ عَلِيٌّ بَابُهَا وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَلِيُّ اَمَا تَرْضٰى اَنْ تَكُوْنَ مِنِّيْ بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُوْسٰى غَيْرَ اَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمُعَاوِيَةَ: اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ هَادِيًا مَهْدِيًّا وَاهْدِ بِهٖ إِنَّمَا مَثَلُ أَهْلِ بَيْتِيْ كَسَفِيْنَةِ نُوْحٍ، مَنْ رَكِبَهَا نَجٰى، وَمَنْ تَخَلَّفَ عَنْهَا غَرِقَ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصْحَابِيْ كَالنُّجُوْمِ

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

بِأَيِّهِمُ اقْتَدَيْتُمْ اهْتَدَيْتُمْ صَدَقَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ وَاِنَّ اللهَ تَعَالٰى عَزَّوَجَلَّ قَالَ فِي شَانِ حَبِيْبِهٖ مُخْبِرًا وَّامِرًا

إِنَّ اللهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ وَصَلِّ عَلَيْهِ

آج ہم حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ الکریم اور حضرت امیر معاویہ کاتب وحی خال المومنین معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما کے مابین جو معاملات ہوئے ان کے اندر کچھ نہ کچھ کلام کرنے کی کوشش کریں گے اور اتنا ہی کلام کریں گے جہاں تک ہمارے علم کی رسائی ہے۔ اصل میں جو جنگ لڑی گئی وہ جنگِ صفین ہے اور جنگِ صفین یکم صفر کو شروع ہوئی اور نو(9) صفر کو ختم ہوئی۔

## صحابی کی شان:

سب سے پہلے دیکھنا یہ ہے کہ صحابی کی شان کیا ہے میرے آقا حضور ﷺ نے فرمایا: لَا تَسُبُّوا أَصْحَابِي لَا تَسُبُّوا أَصْحَابِي فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهٖ

مجھے قسم اس ذاتِ اقدس کی جس کے قبضۂ قدرت میں مجھ محمد عربی ﷺ کی جانِ پاک ہے۔

لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ أَنْفَقَ مِثْلَ أُحُدٍ ذَهَبًا مَا أَدْرَكَ مُدَّ أَحَدِهِمْ وَلَا نَصِيفَهُ

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

میرے آقا ﷺ نے فرمایا کہ تم لوگ اگر اُحد پہاڑ کے برابر بھی سونا اللہ کی راہ میں خرچ کر دو تو تم میرے صحابی کے ایک کُلو یا مٹھی بھر جو کے برابر بھی اس کے اجر کو نہیں پا سکو گے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَا: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَسُبُّوا أَصْحَابِي لَا تَسُبُّوا أَصْحَابِي فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ أَنْفَقَ مِثْلَ أُحُدٍ ذَهَبًا مَا أَدْرَكَ مُدَّ أَحَدِهِمْ وَلَا نَصِيفَهُ

( أخرجه الطيالسى :ص 290 ، رقم 2183،مسنداحمد (54/3 ، رقم 11534، وابن أبى شيبة (404/6 ، رقم 32404 ، وعبد بن حميد:ص 287 ، رقم 91 ، والبخاري (1343/3 ، رقم 3470) ، ومسلم (1967/4 ، رقم 2541) ، سنن ابو داود (214/4 ، رقم 465 ،سنن ترمذى (695/5 ، رقم 3861،صحيح ابن حبان (238/16 ، رقم 7253) ، وابن ماجه (57/1 ، رقم 161) . وأخرجه أيضًا : الطبرانى فى الأوسط (212/1 ، رقم 687)

لاکھ خرچ کر دو وہ چیز تمہیں نہیں ملے گی میرے صحابہ کو برا مت کہنا گالی مت دینا اور صحابہ کرام کا ایمان کہ

وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ آمِنُوا كَمَا آمَنَ النَّاسُ قَالُوا أَنُؤْمِنُ كَمَا آمَنَ السُّفَهَاءُ أَلَا إِنَّهُمْ هُمُ السُّفَهَاءُ وَلَٰكِن لَّا يَعْلَمُونَ

(سورۃالبقرۃ آیت:13)

جب کہا گیا منافقین سے کہ ایمان لے کر آؤ جس طرح صحابہ ایمان لے کر آئے تو بولتے ہیں کہ ہم اس طرح ایمان لے کر آئیں جس طرح بے وقوف لوگ ایمان لے کر آئے ہیں نہیں ہم تو اس طرح ایمان لے کر نہیں آئیں گے رب نے فرمایا: أَلَا إِنَّهُمْ

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

هُمُ السُّفَهَاءُ جو یہ ایسی باتیں کر رہے ہیں وہ بے وقوف ہیں جنہوں نے اپنے سود وزیاں سب کا سب نبی کے قدموں میں ڈال دیا وہی عقلمند ہیں

فَإِنْ آمَنُوا بِمِثْلِ مَا آمَنتُم بِهِ فَقَدِ اهْتَدَوْا

(سورة البقرة آیت:137)

پس اگر وہ ایمان لائیں اس طرح جس طرح کہ تم ایمان لائے ہو اے میرے محبوب کے صحابہ تب جا کر وہ ہدایت یافتہ ہوں گے ورنہ ان کو ہدایت نہیں ملے گی۔ صحابہ کا ایمان ہمارے لیے معیار ہے۔اب اس میں ایک بات اور بھی ذہن میں رکھیے بعض لوگوں نے کچھ عجیب باتیں کی ہیں مثال کے طور پر کہنے لگے دیکھیں صحابہ کی آپس میں لڑائیاں ہوئی ہیں رنجشیں ہوئی ہیں یہ ہوا وہ ہوا وغیرہ وغیرہ حالانکہ قرآن کہتا ہے:

مُّحَمَّدٌ رَّسُولُ اللهِ وَالَّذِينَ مَعَهُ أَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ

(سورة الفتح آیت:29)

محمد عربی ﷺ اللہ کے رسول ہیں اور وہ جو ان کے ساتھ ہیں ان کی شان کیا ہے أَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ کفار پر بڑے شدید ہیں اور آپس میں بڑے مہربان ہیں تو جن صحابہ کی آپس میں مہربانی نہیں ہوئی سمجھ لو کہ وہ صحابہ نہیں ہیں کیونکہ قرآن کہہ رہا ہے آپس میں مہربان ہیں جو آپس میں جنگ کر رہے ہیں ان میں سے ایک صحابی نہیں ہے لہٰذا حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی صحابیت کا انکار ہے۔اس سے یہ بات ثابت نہیں ہو رہی یہ استدلال کرنا یہ تو ایسے ہی ہے جناب علی زید علی ہے کیوں علی ہیں کیونکہ وہ علی ہیں یہ استدلال اس سے نہیں ہو رہا اس سے استدلال اصل میں یہ ہو رہا ہے کہ دیکھ لو جتنے صحابہ آپس میں اگرچہ جنگ بھی کر رہے ہیں لیکن وہ صحابی ہیں تو اس کا مطلب کیا ہوا؟ مطلب یہ ہے کہ ان کا جو اختلاف ہے وہ ذاتی اختلاف نہیں ہے

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

اجتہادی اختلاف ہے اور اگر اجتہادی اختلاف نہیں مانو گے تو ان کو آپس میں دشمن ماننا پڑے گا حالانکہ قرآن کہہ رہا ہے رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ تو مانو کہ ان کا آپس میں اختلاف اجتہادی اختلاف ہے۔

اب دیکھیں غور کیجیے میرے آقا حضور ﷺ نے فرمایا:

**إِنَّمَا مَثَلُ أَهْلِ بَيْتِي كَسَفِينَةِ نُوحٍ، مَنْ رَكِبَهَا نَجَى، وَمَنْ تَخَلَّفَ عَنْهَا غَرِقَ**

میرے اہل بیت کی مثال سفینہ نوح کی مانند ہے جو اس میں سوار ہو گیا نجات پا گیا جو پیچھے رہ گیا جو الگ تھلگ رہ گیا وہ غرق ہو گیا تو جو سفینۂ نوح میں سوار نہیں ہوا وہ غرق ہو گیا حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سفینۂ نوح میں سوار نہیں ہوئے تو معاذاللہ وہ غرق ہو گئے۔

پیارے ساتھیو یہ صحابہ اس میں شامل نہیں ہیں جس طرح تم شامل کرنے کی کوشش کر رہے ہو وجہ کیا ہے وجہ یہ ہے کہ حضور ﷺ نے جس زمانہ اقدس میں یہ فرمایا ہے مَثَلُ أَهْلِ بَيْتِي كَسَفِينَةِ نُوحٍ اسی زمانہ پاک میں فرمایا:

أَصْحَابِي كَالنُّجُومِ بِأَيِّهِمُ اقْتَدَيْتُمُ اهْتَدَيْتُمْ مطلب یہ ہے جب سوار کشتی میں سوار ہو جائے گا ہدایت اس وقت تک نہیں ملے گی جب تک ستارے پہ نگاہ نہ ہو گی ہمیں دونوں کے دامن کو تھامنا ہے جس طرح تم صحابہ کرام علیہم الرضوان کو اس حدیث میں شامل کرنے کی کوشش کر رہے ہو معاملہ اس طرح نہیں ہے ان کی شان اور ہے ان کی بات اور ہے اگر ان کا آپس میں کوئی اختلاف ہوا ہے تو سمجھ لو کہ یہ اجتہادی اختلاف تھا اور کچھ نہیں۔

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

## صحابہ کرام علیہم الرضوان کے مراتب کا بیان:

ایک بات ذہن میں رکھ لیجیے کہ حضرت علی اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہما کے درمیان جو فرقِ مراتب ہے یہ صرف ہم اہلِ سنّت کے بزرگوں کا قول ہی نہیں ہے بلکہ قرآن مجید کی آیت کریمہ سے استدلال ہے اور وہ آیت جو اس بارے میں بالکل صریح ہے یہ نہیں کہ کوئی گھما پھرا کے بات کرے گا یا کوئی تاویلات کر کے بات کی جائے گی نہیں بس ترجمہ پڑھتے چلے جاؤ اور بات سمجھتے چلے جاؤ۔ رب العٰلمین نے فرمایا:

لَا يَسْتَوِيْ مِنْكُمْ مَّنْ اَنْفَقَ مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ وَ قٰتَلَ

اے مسلمانو! برابر نہیں تم میں سے وہ لوگ جنہوں نے خرچ کیا فتح مکہ سے پہلے اور قتال کیا۔ جنہوں نے فتح مکہ سے پہلے اللہ کی راہ میں مال کو خرچ کیا اور قتال کیا وہ برابر نہیں ہیں کن کے برابر نہیں ہیں:

اُولٰٓئِكَ اَعْظَمُ دَرَجَةً یہ لوگ جو ہیں ان کے درجے بہت بلند ہیں۔

کن لوگوں سے مِنَ الَّذِيْنَ اَنْفَقُوْا مِنْۢ بَعْدُ وَ قٰتَلُوْا

ان لوگوں سے کہ جنہوں نے فتح مکہ کے بعد خرچ کیا اور فتح مکہ شریف کے بعد قتال کیا۔ فتح مکہ شریف سے پہلے قتال کرنے والے اور خرچ کرنے والوں کے درجات اتنے عظیم ہیں کہ رب نے فرمایا: اُولٰٓئِكَ اَعْظَمُ دَرَجَةً اور جو فتح مکہ شریف کے بعد قتال کرنے والے ہیں اور جو خرچ کرنے والے ہیں۔ رب العٰلمین نے فرمایا: لَا يَسْتَوِيْ وہ ان کے برابر نہیں ہیں کن کے برابر مِنَ الَّذِيْنَ اَنْفَقُوْا مِنْۢ بَعْدُ وَ قٰتَلُوْا ان کے برابر نہیں ہیں لیکن ایک بات ذہن میں رکھ لو وہ ہیں تو میرے محبوب کے صحابی وَعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

میرا سب سے جنت کا وعدہ ہے جب سب سے جنت کا وعدہ ہو گیا تو اب ذرا غور کر لیجیے صحابی ہونے کے ناطے سے سب سے جنت کا وعدہ ہے لیکن حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ فتح مکہ شریف کے بعد ایمان لے کر آرہے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ تو بچوں میں پہلے مسلمان ہیں جو پہلا مسلمان ہو اور جو فتح مکہ شریف کے بعد ایمان لے کر آئے اس کا فرق میں نے بیان نہیں کیا بلکہ قرآن بیان کر رہا ہے اب کوئی شخص یہ نہ سمجھے کہ میں حضرت علی اور معاویہ رضی اللہ عنہما دونوں کو ایک ہی درجے میں لے کر آرہا ہوں ایسا نہیں ہے لیکن ان کے اختلاف پر جس طرح کی گفتگو ہو گی تو آپ کے سامنے حق واضح ہو جائے گا انشاء اللہ۔

علی علی ہے کوئی شبہ نہیں۔ اچھا ہم لوگوں نے ایک اور بات بنائی ہوئی ہے حضرت معاویہ صحابیٔ رسول ہیں ان کے خلاف مت بولو۔ بات یہ ہے آپ تحقیق تو کر لو ہم ان کے خلاف نہ بولیں گے ایک جملہ کہہ کے چپ کرانے والی بات ہے بھائی صحابیٔ رسول ہیں مت بولو چپ کر جاؤ یعنی اگر نعوذ باللہ معاذ اللہ غلطیاں بھی کی ہیں کوئی ایسی ویسی بات بھی کی ہے تو بس چپ کر جاؤ صحابیٔ رسول ہیں۔ ارے نہیں نہیں تحقیق تو کرو۔ وہ باتیں جو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے متعلق تمہارے ذہنوں میں ڈالی گئی ہیں وہ اس طرح نہیں ہیں کہ ایک جملہ کہہ کے چپ کرا دو۔ اس بات پر ذرا سوچو غور کرو کہ حضرت معاویہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہما سے جو اختلاف کیا وہ اجتہادی اختلاف کس بات پر ہوا یہ صرف چپ کرانے والی بات نہیں ہے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے جو اختلاف کیا وہ ایک اجتہادی اختلاف تھا اور ابھی اس کی تمام کی تمام تفصیلات آپ کی خدمت میں پیش کروں گا۔

صحابہ کے دن عام لوگوں کی طرح نہیں ہیں:

إِنَّ الَّذِينَ يَغُضُّونَ أَصْوَاتَهُمْ عِندَ رَسُولِ اللَّهِ

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

بے شک وہ لوگ جنہوں نے رسول اللہ ﷺ کے سامنے اپنی آوازیں پست رکھیں۔

أُولٰئِكَ الَّذِينَ امْتَحَنَ اللّٰهُ قُلُوبَهُمْ لِلتَّقْوٰى

یہی وہ لوگ ہیں کہ جن کے دلوں کو اللہ نے تقویٰ کے لیے آزمالیا ہے۔ آپ غور کریں کہ صحابہ کے دلوں کو رب آزما چکا ہے ارے مجھے کوئی عام بندہ آزمائے تو میں اس کی آزمائش پر پورا نہیں اترتا جنہیں رب نے آزمایا اور وہ آزمائش پہ پورے اتر گئے ان کی شان تو دیکھو۔

## حضرت علی اور حضرت امیر معاویہ کے اختلاف کی وجہ:

جب یہ ساری باتیں آپ نے سمجھ لیں تو اب یہ سمجھنے کی کوشش کیجیے کہ حضرت معاویہ کا حضرت علی رضی اللہ عنہما سے اختلاف کیا تھا پہلے اس بات پر غور کریں کیا یہ اختلاف اجتہادی بنتا بھی ہے یا ہم نے اس کو خواہ مخواہ اجتہادی بنا دیا ہے۔ اگر دو مردوں میں اختلاف ہو ہم کہیں نہیں اجتہاد یا اختلاف ہے بھائی تم ثابت تو کرو کہ یہ اختلاف اجتہادی ہے۔ اصل میں معاملہ یہ ہے کہ جب عثمان غنی رضی اللہ عنہ شہید کیے گئے میں اس طرف نہیں آؤں گا اس کی گہرائی میں نہیں جاؤں گا۔ مسئلہ یہ ہوا کہ حضرت عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ کی 18 ذوالحجہ 35ھ میں شہادت ہے۔

آپ جب شہید ہوئے تو اس کے بعد بہت بلوا ہوا بہت معاملہ بنا یہاں تک کہ کچھ صبائی بلوائی قرائی خارجی ایک ہی قوم کے چار نام ہیں صبائی بلوائی قرائی بڑا خوبصورت قرآن پڑھتے تھے یہ اور خارجی یہ چاروں کے چاروں نام ایک ہی قوم کے ہیں انہوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو شہید کیا شہید کیوں کیا گیا وہ الگ بات ہے مختصراً یہ کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا ایک جعلی خط کہیں پر پکڑا گیا حضرت عثمان غنی

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

رضی اللہ عنہ نے لکھا نہیں تھا جب وہ لوگوں نے پکڑا تو لے کر آ گئے ابھی تو آپ نے یہ خط لکھا ہے ابھی دوسرا خط لکھ کر بھیج دیا یہ کیا بات ہوئی وغیرہ وغیرہ آپ نے فرمایا قسم بخدا مجھے پتہ نہیں یہ تو میرے علم میں نہیں ہے۔

اس کی مہر مروان کے پاس ہوتی تھی تو مروان سے پوچھا جائے مروان نے کہا جس طرح آپ کو پتہ نہیں اس طرح مجھے بھی پتہ نہیں کسی نے وہ مہر چوری کی ہو گی لگا دی ہو گی میں اس کا حلف دیتا ہوں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے کہا کہ آپ مروان کو ہمارے حوالے کر دیں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے فرمایا مروان کو میں تمہارے حوالے کر دوں ایک مسلمان کا ناحق خون کر دوں وہ ٹھیک نہیں ہے کیونکہ مروان کا یہ جرم تم ثابت کرو اس کے مطابق اس کو میں قرار واقعی سزا دوں گا۔ہاں وہ کہہ رہا ہے میں نے یہ کام نہیں کیا مجھے پتہ نہیں ہے اصولی بات یہ ہے کہ تم کہتے ہو کہ مروان نے ہی یہ کام کیا ہے تو تم گواہ لے کر آؤ گواہ لے کر نہیں آسکتے تو مروان قسم اُٹھائے مروان قسم اُٹھا رہا ہے تمہارے پاس گواہ نہیں ہیں اب شریعت کے تقاضے کے مطابق میں یہی فیصلہ کرنے پر مجبور ہوں کہ مروان کو تمہارے حوالے نہ کروں حوالے کروں گا تو بتاؤ اس کا خون کس کی گردن پر ہو گا مجھے بتاؤ میں حوالے کرنے والا نہیں ہوں تو اور کون ہے۔

بڑی سیدھی سی بات تھی تو اس پر یہ بات بڑھتے بڑھتے کہاں پہنچ گئی جو لوگ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے مخالفین تھے چونکہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا دور بہت طویل ہوا گیارہ سال سترہ دن آپ کا دورِ خلافت رہا جب یہ معاملہ ہوا تو اس کے بعد بلوائی آ گئے وہی خارجی بلوائی قرائی مدینہ منورہ کے اندر بہت بلوا ہوا حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے حسنین کریمین رضی اللہ عنہما کو دروازے پر کھڑا کر دیا لیکن جو قاتلین تھے وہ دروازہ پھلانگ کر اندر آئے یہاں تک کہ حضرت عثمانِ غنی

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

رضی اللہ عنہ کو بچانے کے لیے آپ کی زوجہ محترمہ حضرت سیدتنا نائلہ رضی اللہ عنہا نے ہاتھ آگے بڑھایا ان کی انگلیاں تک کٹ گئیں وغیرہ وغیرہ یہ سلسلہ ہوا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی انگلیاں اور آپ کا وہ پیرہن مبارک جو خون سے آلودہ تھا وہ لے جایا گیا اور مدینہ سے مکہ مکرمہ پہنچا وہاں پر شور مچ گیا وہاں پر سارے لوگ تھے حج کے دن تھے کیونکہ اٹھارہ ذوالحجہ میں آپ کی شہادت ہو رہی ہے ابھی وہاں لوگ ٹھہرے ہوئے تھے اور معاملہ بگڑتا چلا گیا اور یہاں تک کہ حضرت علی ایک طرف ہٹ گئے اور کہنے لگے میں خلیفہ نہیں بنتا۔

یہاں تک کہ حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ حاضر ہوئے اور وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے سامنے آکر بیٹھ گئے کہنے لگے اے علی خدا کے لیے امت پر رحم کھائیں آج اگر آپ خلیفہ نہ بنے تو امت رُل جائے گی تین دن تک مسلمانوں کا کوئی خلیفہ نہیں بنا اور وہاں پر بلوائیوں صبائیوں نے ایسی دہشت گردی پھیلائی ہوئی تھی حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی لاش مبارک تین دن تک پڑھی رہی کوئی جنازہ پڑھنے والا نہ تھا جو آگے بڑھتا بدمعاش آگے کھڑے تھے۔ وہاں پر مدینہ منورہ کے اندر یہ عالم تھا تو پھر اس کے بعد کیا ہوا حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کا ایک ہاتھ مبارک غزوہ احد میں آقا کی حفاظت کرنے کی وجہ سے شل ہو گیا تھا پھر انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بیعت کرنے کے لیے مجبور کیا یہ عشرہ مبشرہ میں سے ہیں اور انہوں نے ایک ہاتھ سے بیعت کی اور کہا میں بیعت کرتا ہوں خدا کے لیے امت بچایئے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو مجبور کر دیا۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مجبور ہو کے بیعت لی اب جب بیعت لے لی اب سب کے سب لوگ آگئے کہ دم عثمان رضی اللہ عنہ کا بدلہ چاہیے اب یہ وہ لوگ تھے جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے کہے پہ تو تھے نہیں اور فوج کے اندر یہ شامل تھے فوج

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

بنی ہوئی تھی حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فوج بنا گئے تھے فوج میں یہ لوگ شامل تھے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یہ بات کہی کہ پہلی بات یہ ہے کہ آپ پہلے میرے ہاتھ پر بیعت کر لیں اور آپ میرے ساتھ ایکا کریں ہم بیٹھ کے سوچتے ہیں غور کرتے ہیں کس طریقے سے ہمیں بدلہ لینا ہے آپ لوگ یہ کہہ رہے ہیں کہ میں عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے قاتلوں کو آپ کے حوالے کروں یہ تو سارا معاملہ اتنا بگڑا ہوا ہے اب ان کے چھ ہزار افراد میری فوج میں شامل ہیں جو ہر ہر قبیلے کا سردار ہے اور ہر ہر قبیلے میں ہزاروں افراد ہیں یہ لاکھوں افراد سے میں کیسے نمٹوں گا اے معاویہ پہلے میرے ہاتھ پر بیعت کرو۔

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا ایک مؤقف تھا حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا اے علی میں بنو امیہ میں اس وقت سب سے بڑا ہوں سب سے زیادہ پر وقار پر حیثیت ہر طرح سے میری حیثیت سب سے بلند و بالا ہے اور میں ملکِ شام کا گورنر بھی ہوں وہاں پر بنو امیہ کی ایک بڑی کھیپ موجود ہے۔

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے بہت سے لوگوں کو جگہ جگہ وہاں پر لگا دیا تھا وہ حکومت کے کارندوں کے طور پر وہاں کام کر رہے تھے ظاہر ہے انصاف سے کام ہو رہا تھا لیکن جب حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی شہادت ہوئی پھر معاملہ بگڑ گیا تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اے علی آپ مجھے کہتے ہیں کہ میں آپ کے ہاتھ پر بیعت کروں اور ہمارے سامنے ساری صورتِ حال بھی ہے کہ یہ چھ ہزار بندے آپ کی فوج میں شامل ہیں جو اپنے اپنے قبیلے کے سردار بھی ہیں ہر ہر قبیلے میں ہزاروں لوگ موجود ہیں یہ لاکھوں لوگ موجود ہیں اب اگر دمِ عثمان رضی اللہ عنہ کا بدلہ نہ ملا تو مجھے تو بنو امیہ کھا جائیں گے کہ اے معاویہ تم نے بیعت کی تھی دیکھو نہیں ملا نہ بدلہ۔ اب بتاؤ میں کدھر جاؤں حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے تھے نہیں اے

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

معاویہ پہلے بیعت کرو اس کے بعد پھر بات ہو گی یہ اصل میں تھا اختلاف جس طرح ایک قبیلے کا سردار قتل ہو جائے اور معاملہ یکسر دوسرے قبیلے کے ہاتھ میں چلا جائے جن کا سردار قتل ہوا یہ جائیں اس دوسرے قبیلے کے سردار کے پاس کہیں جی اب تو سرداری تمہارے ہاتھ میں ہے مملکت تمہارے ہاتھ میں ہے اب اس طرح کرو جو ہمارے سردار کے قاتلین ہیں ان کو ہمارے حوالے کر دیا تم ہی ان کو سزا دے دو۔ وہ کہیں کہ بات یہ ہے پہلے تم میرے ساتھ ملو پھر میں یہ کام کروں گا وہ کہیں گے ہم ملتے نہیں ہیں ہمارا سردار قتل ہو گیا ہے ہم نہیں ملتے پہلے ہمارے سردار کا بدلہ دو بعد میں ہم ملیں گے۔

حضرت معاویہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہما کا اصل میں یہ اختلاف تھا حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے تھے بیعت پہلے ہو گی اور بدلہ بعد میں ہو گا اے معاویہ بنو امیہ کے لوگ جگہ جگہ پر آئے ہوئے ہیں جب تک وہ میرے ساتھ نہیں ملیں گے مسلمانوں کی قوت مجتمع نہیں ہو گی اس وقت تک ہم کیسے یہ کام کر سکتے ہیں ہم کیسے بدلہ لے سکتے ہیں جب تک آپ کی قوت میرے ساتھ نہیں ملے گی۔ حضرت معاویہ کہتے تھے اگر میں آپ کے ساتھ ملتا ہوں پھر بدلہ نہ ہوا تو بنو امیہ میرے خلاف ہو جائیں گے میں تو آپ کے ساتھ بیعت نہیں کرتا یہ تھا اصل میں اجتہادی اختلاف۔

اب اس میں یہ بات ذہن میں رکھیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی بصیرت جہاں تک کام کر رہی تھی حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی وہاں تک کام نہیں کرتی تھی ۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا اے معاویہ تم میرے ہاتھ پر بیعت کرو پھر اگر قاتلین عثمان رضی اللہ عنہ کا بدلہ نہ ہو تو کہنا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک بڑا علمی جواب دیا، باب العلم جو ہیں۔

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے معاویہ آپ یہ بتائیں آپ کس حق کی بناء پر مجھ سے مطالبہ کرتے ہیں کہ دمِ عثمان رضی اللہ عنہ کا بدلہ میں لوں گا آپ کے پاس کون سا حق ہے آپ نے مجھے امیر المومنین مانا ہے کہ آپ مجھ سے بدلہ لینے کے لیے آئے ہیں آپ مجھے امیر المومنین مانیں تو پھر آپ مجھ سے بدلہ کا مطالبہ کریں آپ نے مجھے امیر المومنین تو مانا نہیں ہے پھر آپ مجھ سے کہتے ہیں کہ ہمیں بدلہ چاہیے آپ کون سے حق کی بناء پر مجھ سے مطالبہ کرتے ہیں آپ مجھے اس سوال کا جواب دیں اس بات کا کوئی جواب حضرت رضی اللہ عنہ معاویہ کے پاس نہیں تھا لیکن حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا جو معاملہ تھا وہ یہ تھا کہ وہ چونکہ شروع سے جگہ جگہ کے گورنر رہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ تو کہیں کے گورنر نہیں رہے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ جو ہیں وہ اس کو سیاسی انداز سے دیکھتے تھے حضرت علی رضی اللہ عنہ روحانی انداز میں دیکھتے تھے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے روحانی انداز میں دیکھ کے بات کر دی کہ اے معاویہ تم آج میرے ساتھ مل جاؤ کل بدلہ مل جائے گا۔

## حق علی کے ساتھ تھا:

اور یہ بات میں ثابت کروں گا آخر میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کا فرمان حق اور درست تھا اور اس لیے ہم یہ کہتے ہیں کہ ان دونوں حضرات کا اختلاف جو تھا وہ اجتہادی تھا لیکن حق پر حضرت علی رضی اللہ عنہ تھے میرے آقا نے دعا کی تھی:

**اَللّٰھُمَّ أَدِرِ الْحَقَّ حَیْثُ دَارَ عَلِیٌ**

یا اللہ حق کو وہاں پھیر دے جہاں علی ہے یہ دعا نہیں کی یا اللہ تو علی کو وہاں پھیر دے جہاں حق ہو۔ نہیں بلکہ جہاں علی ہو وہاں حق کو بھیج حق علی کا محتاج ہے علی حق کے محتاج نہیں ہیں علی خود معیارِ حق ہیں جب یہ بات آپ نے سمجھ لی اب ہم یہ بات

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

پیش کرتے ہیں کہ یہ مسئلہ اجتہادی تھا اور ہم نے یہ بات پیش کر دی اور اس میں حضرت علی رضی اللہ عنہ حق پر تھے۔ اور یہ بات ذہن میں رکھیں اگر مجتہد سے کوئی خطا بھی ہو جائے تو اسکے باوجود آپ اس کو کچھ کہہ نہیں سکتے۔ میرے آقا ﷺ نے حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے فرمایا اے عمرو بن عاص آؤ اور تم فیصلہ کرو یارسول اللہ آپ موجود ہیں اور میں فیصلہ کروں فرمایا ہاں تم نے فیصلہ کرنا ہے میرے آقا ﷺ نے ان سے فیصلہ کروایا اور فرمایا: **إِذَا حَكَمَ الْحَاكِمُ فَاجْتَهَدَ** جب حاکم کوئی فیصلہ کرے اور اس میں اجتہاد کرے **ثُمَّ أَصَابَ**، پھر وہ حق کو پالے **فَلَهُ أَجْرَانِ**، اس کے لیے دو اجر ہیں۔

**وَإِذَا حَكَمَ فَاجْتَهَدَ ثُمَّ أَخْطَاءَ فَلَهُ أَجْرٌ**

اور جب اس نے کوشش کی اور اس نے فیصلہ کر دیا اور اس سے خطا ہو گئی تو اسے پھر بھی ایک اجر ملے گا۔

جب کوئی فیصلہ کرنے والا فیصلہ دینے میں صحیح اجتہاد کرے تو اس کے لئے دو اجر ہیں، اور اگر اس نے اجتہاد میں غلطی کی تو اس کے لئے ایک اجر ہے۔

بخاری، الصحیح، کتاب الاعتصام بالکتاب والسنه، باب أجر الحاکم إذا اجتهد فأصاب أو أخطأ، 6 : 2676، رقم : 6919 صحیح مسلم، کتاب الأقضیة، باب بیان اجر الحاکم إذا اجتهد، فأصاب أو أخطا 3 : 1342، رقم : 1716

اب آپ یہ بات بتائیں کہ مجتہد سے اجتہاد میں اگر خطا ہو جائے تو اللہ تو اس کو ایک اجر دے اور ہم اسے گالیاں دیں کیا بات بنتی ہے؟ مجتہد سے اگر خطا ہو جائے اللہ اسے ایک اجر دے اور اے مسلمانو! تم گالیاں دو یہ تو بات نہیں بنے گی حق پہ حضرت علی رضی اللہ عنہ ہیں اس میں کوئی شبہ نہیں ان کو تو دو اجر ملیں گے جب یہ بات آپ نے جان لی اور سمجھ لی تو یہ بات بھی آپ سمجھ لیجیے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ جو ہیں

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

وہ یقیناً حق پر ہیں اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کا فیصلہ بالکل درست اور صحیح فیصلہ تھا۔ حضرت علی حیدرِ کرار کرم اللہ وجہہ الکریم کی اطاعت کے بارے میں اگر کوئی شخص کلام کرے تو غدیرِ خُم کا میرے آقا ﷺ کا خطبہ لے کر آئے جب میرے آقا کی اور حدیثیں لے کر آئے کہ حضرت علی خلیفہ تھے اور ان کی خلافت برحق تھی تو اس پر میں ابھی گفتگو کرنے کے لیے نہیں بیٹھا کیونکہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا خلیفہ بلافصل ہونا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کا خلیفہ رابع ہونا اس پر میں اس وقت گفتگو نہیں کر رہا حضرت معاویہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہما کے باہمی اختلاف پر گفتگو کر رہا ہوں اگر یہ کہا جائے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ خلیفہ تھے اور میرے آقا ﷺ نے غدیرِ خُم کے موقع پر فرمایا

اَللّٰھُمَّ مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاہُ، یا اللہ جس کا میں مولا ہوں علی بھی اُس کے مولا ہیں اَللّٰھُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاہُ ، وَعَادِ مَنْ عَادَاہُ " یا اللہ تو اُس سے محبت فرما جس نے علی سے محبت کی، اُس سے عداوت رکھ جس نے علی سے عداوت رکھی۔ اور میرے آقا نے فرمایا:

مَنْ کُنْتُ أَوْلَی بِہٖ مِنْ نَفْسِہٖ فَعَلِیٌّ أَوْلَی بِہٖ

جس کی جان سے میں زیادہ قریب ہوں علی بھی اُس کے ولی ہیں:

اَللّٰھُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاہُ ، وَعَادِ مَنْ عَادَاہُ

اس موقع پر عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا بازو پکڑا اور مبارک باد دیتے ہوئے کہا مبارک ہو اے علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ ہر صبح اور شام ہر مومن کے تم دوست ہوتے ہو اور محبوب ہوتے ہو۔ کیونکہ اگر اُس نے تم سے نفرت کی تو پھر کیا ہو گا کہ اُس کا ایمان جائے گا۔

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

## حضرت علی اللہ ورسول کے محب:

یہ چیز تو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے مناقب میں شامل ہے ہم مانتے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے مناقب کو کون نہیں مانتا میں اس پر ایک بات پیش کر رہا ہوں ذرا غور کرنا میرے آقا ﷺ نے فرمایا:

لَأُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ غَدًا رَجُلًا يَفْتَحُ اللهُ عَلَى يَدَيْهِ يُحِبُّ اللهَ وَرَسُولَهُ، وَيُحِبُّهُ اللهُ وَرَسُولُهُ

غزوہ خیبر کے موقع پر میرے آقا نے فرمایا: کل میں جھنڈا اس کے ہاتھ میں دُوں گا جس کے ہاتھ پر اللہ تعالیٰ خیبر کو فتح فرمائے گا۔ اور وہ اللہ اور اُس کے رسول کی محبت کا قائل ہے اور اللہ اور اس کا رسول بھی اُس کی محبت کے قائل ہیں۔

عَنْ أَبِي حَازِمٍ، قَالَ أَخْبَرَنِي سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ يَوْمَ خَيْبَرَ لَأُعْطِيَنَّ هَذِهِ الرَّايَةَ غَدًا رَجُلًا، يَفْتَحُ اللهُ عَلَى يَدَيْهِ، يُحِبُّ اللهَ وَرَسُولَهُ، وَيُحِبُّهُ اللهُ وَرَسُولُهُ قَالَ فَبَاتَ النَّاسُ يَدُوكُونَ لَيْلَتَهُمْ أَيُّهُمْ يُعْطَاهَا فَلَمَّا أَصْبَحَ النَّاسُ غَدَوْا عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ، كُلُّهُمْ يَرْجُو أَنْ يُعْطَاهَا فَقَالَ أَيْنَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فَقِيلَ هُوَ يَا رَسُولَ اللهِ يَشْتَكِي عَيْنَيْهِ قَالَ فَأَرْسِلُوا إِلَيْهِ فَأُتِيَ بِهِ فَبَصَقَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي عَيْنَيْهِ، وَدَعَا لَهُ، فَبَرَأَ حَتَّى كَأَنْ لَمْ يَكُنْ بِهِ وَجَعٌ، فَأَعْطَاهُ الرَّايَةَ، فَقَالَ عَلِيٌّ يَا رَسُولَ اللهِ أُقَاتِلُهُمْ حَتَّى يَكُونُوا مِثْلَنَا، فَقَالَ انْفُذْ عَلَى رِسْلِكَ حَتَّى تَنْزِلَ بِسَاحَتِهِمْ، ثُمَّ ادْعُهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ، وَأَخْبِرْهُمْ بِمَا يَجِبُ عَلَيْهِمْ مِنْ حَقِّ اللهِ فِيهِ، فَوَاللهِ لَأَنْ يَهْدِيَ اللهُ بِكَ رَجُلًا وَاحِدًا خَيْرٌ لَكَ مِنْ أَنْ يَكُونَ لَكَ حُمْرُ النَّعَمِ

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

ابو حازم نے بیان کیا ' انہوں نے کہا کہ مجھے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ غزوہ خیبر میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا کہ کل میں جھنڈا ایک ایسے شخص کو دوں گا جس کے ہاتھوں پر اللہ تعالیٰ فتح عطا فرمائے گا اور جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت رکھتا ہے اور اللہ اور اس کے رسول بھی اسے عزیز رکھتے ہیں۔ راوی نے بیان کیا کہ وہ رات سب کی اس فکر میں گزر گئی کہ دیکھیں نبی کریم ﷺ علم کسے عطا فرماتے ہیں۔ صبح ہوئی تو سب خدمت نبوی میں حاضر ہوئے اور اس امید کے ساتھ کہ علم انہیں کو ملے لیکن نبی کریم ﷺ نے دریافت فرمایا کہ علی بن ابی طالب کہاں ہیں؟ عرض کیا گیا کہ یارسول اللہ! وہ تو آنکھوں کی تکلیف میں مبتلا ہیں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ انہیں بلا لاؤ۔ جب وہ لائے گئے تو آپ ﷺ نے اپنا تھوک ان کی آنکھوں میں لگایا اور ان کے لیے دعا کی۔ اس دعا کی برکت سے ان کی آنکھیں اتنی اچھی ہو گئیں جیسے پہلے کوئی بیماری ہی نہیں تھی۔ علی رضی اللہ عنہ نے علم سنبھال کر عرض کیا: یارسول اللہ! میں ان سے اس وقت تک جنگ کروں گا جب تک وہ ہمارے ہی جیسے نہ ہو جائیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ یوں ہی چلتے رہو' ان کے میدان میں اتر کر پہلے انہیں اسلام کی دعوت دو اور بتاؤ کہ اللہ کا ان پر کیا حق ہے۔ اللہ کی قسم! اگر تمہارے ذریعہ ایک شخص کو بھی ہدایت مل جائے تو یہ تمہارے لیے سرخ اونٹوں سے بہتر ہے۔

(صحیح بخاری:4210،صحیح مسلم : 6223)

عرض کی یارسول اللہ کل کیوں ابھی عطا فرمادیں۔ فرمایا ابھی نہیں دوں گا وجہ یہ ہے کہ میں چاہتا ہوں کہ تم سوچو۔ اگر میں ابھی دے دُوں تو کچھ لوگ بھول جائیں گے کہ کس کو دیا۔ لیکن میں تمہیں سوچنے کے لیے اُنیس (19) گھنٹے دے رہا ہوں۔

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ کہ میرے دل میں کبھی تمنا پیدا نہیں ہوئی تھی کہ کسی گروہ کا یا کسی جماعت کا سپہ سالار بنتا۔ مگر وہ رات ایسی تھی کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے دل میں بھی تڑپ تھی۔ کہ کاش کہ وہ جھنڈا کل مجھے مل جائے۔ کہ میرے اُوپر مہر لگ جائے کہ میں اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہوں اللہ اور اس کے رسول بھی مجھ سے محبت کرتے ہیں لیکن جب اگلا دن ہوا تو فرمایا علی کو بلاؤ، علی کہاں ہیں حضور ان کی تو آنکھیں دکھ رہی ہیں چلنے کے قابل نہیں ہیں فرمایا بلا کر لے آؤ۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ایک صحابی ہاتھ پکڑ کر لے آئے چل نہیں سکتے ہیں آنکھیں بند ہیں میرے آقا ﷺ نے لعابِ دہن لگایا اسی وقت آنکھیں درست ہو گئیں میرے آقا ﷺ نے اتنا وقفہ کیوں دیا اس لیے کہ ہر صحابی کے ذہن میں یہ بات نقش ہو جائے کہ علی وہ ہیں جو اللہ و رسول کے محب بھی ہیں اور محبوب بھی۔ میرے آقا ﷺ نے فرمایا: عَلِيٌّ مِنِّي وَأَنَا مِنْ عَلِيٍّ علی مجھ سے ہے اور میں علی سے ہوں۔ میرے آقا ﷺ نے فرمایا :

أَنَا سَيِّدُ وَلَدِ آدَمَ ، وَعَلِيٌّ سَيِّدُ الْعَرَبِ

حضور ﷺ نے فرمایا میں تو اولاد آدم کا سردار ہوں اور علی جو ہیں وہ عرب کے سردار ہیں۔(مستدرک علی الصحیحین:6561)

عَنْ عَائِشَةَ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : أَنَا سَيِّدُ وَلَدِ آدَمَ ، وَعَلِيٌّ سَيِّدُ الْعَرَبِ

میرے آقا ﷺ نے فرمایا :اَلنَّظَرُ إِلَى وَجْهِ عَلِيٍّ عِبَادَةٌ علی کے چہرے کو دیکھنا عبادت ہے۔

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : رَأَيْتُ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ يُكْثِرُ النَّظَرَ إِلَى وَجْهِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ فَقُلْتُ : يَا أَبَتِ إِنَّكَ لَتُكْثِرُ النَّظَرَ إِلَى عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ فَقَالَ لِي : يَا بُنَيَّةُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : النَّظَرُ إِلَى وَجْهِ عَلِيٍّ عِبَادَةٌ

ذِكْرُ عَلِيٍّ عِبَادَةٌ علی کا ذکر کرنا وہ بھی عبادت ہے۔

(تَارِيخُ دِمَشْقَ (356/42)

ایک بات اور یہاں پر کرتا ہوں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شان میں بے شمار حدیثیں ہیں پوری پوری کتابیں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں حدیثوں سے بھری ہوئی ہیں تاریخ ابنِ عساکر اُٹھا کر دیکھیے مصنف ابن ابی شیبہ اُٹھا کر دیکھیے ہزاروں احادیث علی ابن طالب رضی اللہ عنہ لکھ کر پوری جلد لکھ دی گئی ہم یقیناً مانتے ہیں۔

## شان امیر معاویہ:

لیکن جس زمانے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی تعریف فرمائی اور ان کو مقام عطا فرمایا حضرت علی رضی اللہ عنہ کا اتنا اُونچا مقام ہم کیوں مانتے ہیں سرکارِ مدینہ ﷺ نے جس زمانہ اقدس میں جو کچھ فرمایا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ ہمارے روحوں اور جسموں میں رچ بس گئے تو اسی زمانے میں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں فرماتے ہیں:

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ هَادِيًا مَهْدِيًّا وَاهْدِ بِهِ

یا اللہ تو معاویہ کو ہدایت یافتہ بنا دے ہدایت دینے والا بنا دے ان کی بنا پر تو ہدایت عطا فرما دے۔

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

ترمذی شریف کی حدیث ہے میرے آقا ﷺ نے دعا فرمائی:

اَللّٰھُمَّ عَلِّمْ مُعَاوِیَۃَ الْکِتَابَ وَالْحِسَابَ وَقِہِ الْعَذَابَ

یا اللہ تو معاویہ کو کتاب کا علم عطا فرما اور ان کو حساب کا علم بھی عطا فرما اور ان کو تو عذاب سے بچا۔

میرے آقا ﷺ نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں ایک بڑی خوبصورت بات ارشاد فرمائی جو بخاری و مسلم اور دیگر جگہوں پر بھی ہے۔ حضور ﷺ ام حرام بنت ملحان رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لے گئے یہ میرے آقا ﷺ کی رضاعی خالہ تھیں خالہ اور بھانجے کا کتنا پیارا رشتہ ہوتا ہے خالہ ماں کی جگہ ہوتی ہے۔ حضرت ام حرام بنت ملحان رضی اللہ عنہا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کے نکاح میں تھیں ایک مرتبہ حضور ﷺ وہاں پر ان کے قریب ہو کر سو گئے۔ ایک روایت میں آتا ہے ان کی رانِ اقدس پہ سر رکھا جس وقت بھانجا سو جاتا ہے ام حرام رضی اللہ عنہا میرے آقا ﷺ کے بالوں کو اس طرح دیکھنے لگیں جس طرح کہ جوئیں دیکھی جاتی ہیں مطلب جوئیں تھیں نہیں کسی روایت میں نہیں آتا کہ انہوں نے جوئیں سرکار دوعالم ﷺ کے سر اقدس سے نکالی ہوں کیا خوش نصیب تھیں ام حرام بنت ملحان رضی اللہ عنہا کہ جو میرے آقا ﷺ کے سر اقدس کو اس طرح ہاتھ لگا رہی ہیں۔ ایک ام حرام بنت ملحان رضی اللہ عنہا کی اس کیفیت پر اور ایک سیدنا حضرت میسرہ رضی اللہ عنہ کے اس مرتبے پہ ناز کرتا ہوں سیدنا میسرہ رضی اللہ عنہ وہ تھے جو میرے آقا کا خط بنایا کرتے تھے خط اس وقت تک نہیں بن سکتا جب تک چہرہ انور کو ٹکٹکی باندھ کر دیکھا نہ جائے۔ میرے آقا سو گئے اور پھر بیدار ہوئے تو مسکرا رہے تھے انہوں نے عرض کی مَا یُضْحِکُکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ یا رسول اللہ آپ کیوں ہنسے۔

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

(صحیح بخاری:7001صحیح مسلم:4935،4934،سنن ابوداؤد :2490،2491 ،سنن ترمذی:1645،سنن نسائی:3171،3172،سنن ابن ماجہ:2776،شرح السنۃ:3730)

میرے آقا نے فرمایا کہ

**نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي عُرِضُوا عَلَيَّ غُزَاةً فِي سَبِيلِ اللهِ**

کہ میرے سامنے میری امت کے کچھ لوگ پیش کیے گئے جو غازی ہیں اللہ کی راہ میں لڑنے والے ہیں اور وہ سمندر کے درمیان میں سواری کر رہے ہیں اور ان کی شان مجھے اس طرح دکھائی دی۔ **مُلُوكًا عَلَى الْأَسِرَّةِ** جس طرح بادشاہ تختوں پر جلوہ گر ہوتے ہیں اس طرح وہ بیٹھے ہوئے ہیں یعنی یہ میری امت کا پہلا لشکر ہے جو سمندری سفر کرے گا اور جہاد کرے گا جب یہ بات آئی تو انہوں نے عرض کی حضور دعا فرمائیں میں اس لشکر میں سے ہو جاؤں میرے آقا ﷺ نے فرمایا ٹھیک ہے اللہ نے آپ کو اس میں سے کر دیا اختیارِ مصطفیٰ ﷺ دیکھیے ہم لوگ اختیارِ مصطفیٰ کہتے ہیں کچھ لوگ معجزہ مصطفی کہہ دیتے ہیں اس کے بعد کیا ہوا حدیث طویل ہے جو میں نے بات پیش کرنی تھی وہ اتنی ہی ہے یہ مجاہدین جو سب سے پہلے روانہ ہوئے جس لسٹ میں ام حرام بنت ملحان رضی اللہ عنہا شامل تھیں یہ اٹھائیس ہجری کا واقعہ ہے کہ جب حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں یہ لشکر روانہ ہوا۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے بار بار اجازت مانگی مگر حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اجازت عطا نہ فرمائی۔

پھر حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے اجازت مانگی حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو اجازت دے دی ٹھیک ہے آپ جایئے سمندری سفر کریں اور آپ وہاں پہنچیں اور دین کی

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

تبلیغ کریں اور اسلام پھیلائیں جہاد کریں اور نکلیں۔ یہ فوراً نکلے تو یہ وہ غزوہ ہے جس میں ام حرام بنت ملحان رضی اللہ عنہا شامل تھیں اور واپسی پر آتے ہوئے آپ اونٹ سے اترتے ہوئے گر گئیں اور شہید ہو گئیں میرے آقا ﷺ نے فرمایا یہ وہ لوگ ہیں جو مجھے اس طرح نظر آئے جس طرح بادشاہ تختوں پر جلوہ گر ہوتے ہیں اور اس لشکر کو لے کر جانے والے سردار حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ ہیں اور اس میں کوئی شک وشبہ نہیں ہے یہ قسطنطنیہ والی حدیث کی طرح نہیں ہے۔

یہاں پر ام حرام بنت ملحان رضی اللہ عنہا نے جب عرض کی حضور دعا فرمائیں میں اس میں سے ہو جاؤں میرے آقا ﷺ نے فرمایا ٹھیک ہے آپ کو اس میں سے اللہ نے کر دیا اور اسی میں ان کی شہادت واقع ہوئی ہے تو اس میں کوئی شبہ نہیں ہے کہ یہی وہ لشکر ہے تو حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ وہ ہیں ان کے بارے میں میرے آقا ﷺ کی یہ ایسی حدیث مبارک ہے اس کو بھی مد نظر رکھنا چاہیے یہ نہیں کہ ہم ان کو ایک بات میں چھوڑ دیں اور بالکل پیچھے کر دیں اس طرح تو بات نہیں بنے گی۔

بات یہ ہے کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے جو دمِ عثمان رضی اللہ عنہ کا مطالبہ کیا تھا وہ قرآن پاک کی ایک آیت ہے اپنے استدلال میں اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ رب العٰلمین کا فرمان ہے:

وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللّٰهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَمَنْ قُتِلَ مَظْلُومًا فَقَدْ جَعَلْنَا لِوَلِيِّهِ سُلْطَانًا فَلَا يُسْرِف فِّي الْقَتْلِ إِنَّهُ كَانَ مَنصُورًا (سورة الاسراء33)

رب العٰلمین نے فرمایا کسی جان کو جسے اللہ نے حرام کیا ناحق قتل نہ کرو اور جو ناحق یعنی ظلماً قتل کیا جائے تو بے شک ہم نے اس کے وارث کو قوت عطا فرمائی ہے تو

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

اسے چاہیے کہ وہ قتل کے معاملے میں حد سے آگے نہ بڑھے اور ہم نے انہیں قوت دی ہے یعنی وہ اس معاملے کو ایک حد تک لے کر جائے قتل کے بدلے میں قتل کرے یا وہ اس کے بدلے میں دیت لے اس سے زیادہ وہ تجاوز نہ کرے۔ إِنَّهُ كَانَ مَنصُورًا بے شک وہ مدد کیا ہوا ہے۔

تو حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ حضرت عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ بنو امیہ سے تھے اور میرے عزیز رشتہ دار تھے میں ان کا ولی ہوں مجھے رب نے قوت اور طاقت دی ہے پورے صوبے کی حکمرانی میرے پاس ہے پروردگار کا فرمان ہے جب کوئی مسلمان ناحق طور پر قتل کر دیا جائے اگر اس کے والی وارث کے پاس قوت طاقت ہو تو اسے چاہیے کہ وہ حق سے آگے نہ بڑھے ہم صرف دمِ عثمان رضی اللہ عنہ کا بدلہ لینا چاہتے ہیں اے علی ہمیں دمِ عثمان رضی اللہ عنہ کا بدلہ چاہیے ۔حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ باقاعدہ آیت پڑھتے تھے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا وہی جواب تھا اے معاویہ آپ میرے ساتھ مل جاؤ سب کچھ صحیح ہو جائے گا ہوتے ہوتے بات جنگِ صفین تک پہنچ گئی بہت بڑی جنگ ہوئی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف سے سوا لاکھ کے قریب بندے شہید ہو گئے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی طرف ستر ہزار یا ساٹھ ہزار آدمی شہید ہوئے دونوں طرف سے پورے لشکرِ جرار تھے۔

اب حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی طرف حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پیغام بھیج دیا اور انہوں نے بشیر بن ابی مسعود انصاری رحمۃ اللہ علیہ کو بھیجا یہ عظیم الشان تابعی ہیں کہا جائیے اور آپ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے جا کر بات کریں تو وہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس گئے انہوں نے کہا اے معاویہ میں آپ کو اللہ سے ڈراتا ہوں اور میں آپ کے چچا کے بیٹے علی کے بارے میں آپ سے بات کرتا

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

ہوں اور آپ حق کو دیکھیے اور آپ غور کریں یہ آپ کیا کر رہے ہیں آپ اس طرح جھگڑا نہ کریں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ دمِ عثمان رضی اللہ عنہ باطل چلا جائے نہیں قسم بخدا میں کبھی بھی اس طرح نہیں ہونے دوں گا مجھے دمِ عثمان رضی اللہ عنہ کا بدلہ چاہیے۔

اب حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف ایک خط روانہ کیا اور وہ خط کیا ہے وہ کہتے ہیں: اِنْ كُنْتَ صَادِقًا اگر آپ جو بات کہہ رہے ہیں درست ہے تو آپ اس طرح کریں کہ قاتلینِ عثمان کو ہمارے سپرد کر دیں۔

نَحْنُ اَسْرَعُ اِلَيْكَ اِجَابَ وَاَتْبَعُهُمْ طَاعَة

تو دیکھیے ہم کس طرح آپ کے پاس دوڑتے ہوئے آتے ہیں اور آپ کی اطاعت میں کس طرح آگے نکلتے ہیں آگے پیچھے نہیں دیکھیں گے ہمارا معاملہ جو ہے وہ صرف دمِ عثمان رضی اللہ عنہ کا معاملہ ہے نَحْنُ اَسْرَعُ اِلَيْكَ اِجَابَ ہم اس بات کو قبول کرتے ہوئے کس طرح لپکیں گے اور یہ کہ ہم آپ کی اطاعت میں کس طرح آگے بڑھیں گے۔ دیکھ لیں گے سارا معاملہ ورنہ آپ کے اور آپ کے ساتھیوں کی طرح ہمارا معاملہ تلوار حل کرے گی اور کچھ نہیں۔

وَ الَّذِىْ لَا اِلٰهَ غَيْرُكَ لَنَطْلُبَنَّ قَتَلَةَ عُثْمَان فِى الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَالْجِبَال وَالرِّمَال حَتّٰى نَقْتُلَهُمْ

آپ نے فرمایا اگر آپ نے یہ نہ کیا تو ہم کیا کریں گے ہم قاتلینِ عثمان کو تلاش کریں گے ہم بحر و بر میں تلاش کریں گے ہم پہاڑوں میں اور ریگستانوں میں تلاش کریں گے یہاں تک کہ ہم ان کو قتل کر کے دم لیں گے یا یہ کہ ہم خود مر جائیں گے ہم قتلِ عثمان رضی اللہ عنہ کو رائیگاں نہیں جانے دیں گے۔

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

(شرح نهج البلاغة - ابن أبي الحديد - ج :15- الصفحة 75،بحار الانوار ج،33،ص،109)

یہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے باتیں کیں پھر اس پر حضرت ابو مسلم خولانی نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے کہا اے معاویہ آپ علی سے خلافت کے بارے میں جھگڑ رہے ہیں کیا آپ علی کی مثل ہیں علی جیسے ہیں۔ابو مسلم خولانی یہ وہ شخص ہیں جو آگ میں کود گئے اور انہوں نے ثابت کر دیا تھا کہ ختم نبوت برحق ہے اب میں واقعہ پیش نہیں کر سکتا یہاں ابو مسلم خولانی نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے کہا آپ علی کی خلافت کے بارے میں جھگڑ رہے ہیں اَنْتَ مِثْلُهٗ کیا آپ ان کی طرح ہیں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا:

لَا اُنَازِعُ فِی الْخِلَافَةِ

علی سے میرا جھگڑا خلافت پر تو نہیں ہے۔

وَاِنِّیْ اَعْلَمُ اَنَّهٗ اَفْضَلُ مِنِّیْ وَاَحَقُّ بِالْاَمْرِ مِنِّیْ

میں یہ بات جانتا ہوں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ مجھ سے افضل بھی ہیں اور خلافت کے میری بنسبت زیادہ حق دار بھی ہیں لیکن کیا تم نہیں جانتے ہو اس طرح اگر میں کھڑا نہ ہوا تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے خون کا بدلہ رائیگاں چلا جائے گا۔ میں ان کے خون کا بدلہ لے کر رہوں گا میں ان کا خون رائیگاں نہیں جانے دوں گا یعنی حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کہہ رہے ہیں کہ میں یہ جانتا ہوں کہ علی کی مثل میں نہیں ہوں پھر حضرت ابو مسلم خولانی نے امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ آپ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے جھگڑ رہے ہیں حالانکہ آپ سے اسلام لانے میں بہت پہلے ہیں مَنْ اَنْتَ بِجَوَارِ عَلِیٍّ آپ کون ہوتے ہیں علی کی مثل ہونے والے آپ

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

علی کے برابر کھڑے ہوتے ہیں عَلِیٌّ هُوَ سَابِقٌ علی آپ سے پہلے ہیں تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا:

لَسْتُ اَدَّعِیْ اَنِّیْ مِثْلُ عَلِیٍّ فِی الْفَضْلِ

میں کوئی اس بات کا دعویدار تھوڑا ہوں کہ میں فضیلت میں علی کی مثل ہوں میرا تو یہ دعویٰ نہیں۔ میں یہ بات نہیں کہتا کہ میرا دعویٰ یہ ہے کہ میں علی کی مثل ہوں اور علی جیسا ہوں میرا تو مطلب صرف یہ ہے کہ مجھے دمِ عثمان کا بدلہ چاہیے قاتلینِ عثمان ہمارے حوالے کر دیں پھر دیکھیں کہ ہم کس طرح علی کی اطاعت میں سب سے آگے بڑھتے ہیں۔

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے زمانے میں خلافت کی بیعت نہیں ہوئی نہیں جی انہوں نے تو ملکِ شام میں بیعت لی تھی ہاں ملکِ شام میں ان کی بیعت ہوئی تھی کیسی بیعت ہوئی تھی خلافت کی بیعت نہیں ہوئی تھی یہ بات نہیں کی تھی کہ میں تمہارا خلیفہ ہوں اور میں تمہارا امیر ہوں اُدھر امیر المومنین علی بن ابی طالب ہیں اِدھر میں تمہارا امیر المومنین ہوں یہ بات نہیں تھی انہوں نے بیعت اس بات پر نہ کی کہ ہم مر جائیں گے کٹ جائیں گے مگر جب تک دمِ عثمان رضی اللہ عنہ کا بدلہ نہیں ہو گا علی کے ہاتھ پر بیعت نہیں کریں گے۔

اسی لیے جب حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شہادت ہوئی اس کے بعد حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے بیعت لی اور بیعت لینے کے بعد پھر آپ امام حسن رضی اللہ عنہ کے پاس آئے۔ جنگِ صفین جب شروع ہوئی جمعرات کا دن اور صفر المظفر کی نو (9) تاریخ تھی ہفتے کے دن جا کر ختم ہو رہی ہے اصل میں بعض روایت میں آتا ہے پانچ دن ہوئی پہلے اس کے کچھ دن ہوں گے پھر آخر کے کچھ دن ہوں گے پھر معاملات

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

ہوئے بعد میں پھر طے ہوئے سارا سلسلہ وغیرہ ہوا اس کے اندر خود سمجھ لیں کہ نو(9) دن لگ گئے۔

اب دیکھیں اور غور کیجیے بات یہ ہے کہ جب جنگِ صفین ہوئی تو حضرت علی حیدرِ کرار کرم اللہ وجہہ الکریم بڑے جوش میں تھے اس جنگ کا پورا حال تو میں پیش نہیں کر سکوں گا اس پر میں دو روایتیں "البدایہ والنہایہ" سے پیش کر کے بات کروں گا پہلی بات تو یہ ذہن میں رکھیں جنگ جب ہو رہی تھی اور اس کے بعد حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سمجھ گئے تھے کہ اب انتہاء ہو گئی ہے اور دونوں طرف کے ستر ہزار لوگ شہید ہوئے جس میں سے پچیس ہزار بندے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف سے تھے اور باقی پینتالیس ہزار بندے حضرت معاویہ کی طرف سے شہید ہوئے کتنا بڑا قتال ہوا کتنی بڑی جنگ ہوئی اور جب حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے دیکھ لیا کہ اب معاملہ انتہاء کو پہنچ گیا اور اب ہم ختم ہو رہے ہیں۔

## علی کو صرف قرآن روک سکتا ہے:

امیر معاویہ رضی اللہ عنہ حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے کہا اے عمرو بن عاص کچھ تو کرو کہا میں کیا کروں کہنے لگے میں ایک بات جانتا ہوں کہ علی قرآن کو خالی نہیں لٹائے گا بس یہ بات میں جانتا ہوں اور یہ ہے کہ علی کو اب کوئی روکنے والا نہیں جو روکنے والے تھے وہ گزر گئے علی کو روکنے والے اب سب گزر گئے اب علی کو کوئی قوت نہیں روک سکتی ہے اگر روکے گی تو یہی ہے کہ قرآن لے کر جاؤ قرآن کو آگے رکھو اب قرآن مجید کو ان لوگوں نے نیزوں کے اوپر بلند کیا ہوا ہے بڑے بڑے مصحف اس زمانے میں ہوا کرتے تھے اُٹھائے ہوئے ہیں اور وہ قرآن آگے جا رہا ہے۔

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ ایک نیا دھوکہ شروع ہو گیا ہے اب بتاؤ ہم کیا کریں اب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا اب نہیں چھوڑوں گا معاملہ ختم کر کے رہوں گا لیکن جب قرآن سامنے آیا تو ظاہر ہے علی علی تھے جو مدینۃ العلم کے دروازے ہوں وہ قرآن کو کیسے خالی لٹا سکتے ہیں جب یہ بات ان کی آپس میں ہوئی پھر معاملہ ٹھنڈا پڑ گیا اور اُدھر سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بھی کچھ لوگوں نے مجبور کیا کہ اپنی فوجوں کو واپس بلائیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پھر معاملے کو ٹھنڈا کیا اور اس کے بعد پھر معاملہ یہ ہوا کہ چلو بیٹھ کے فیصلہ کرتے ہیں۔

اس جنگ کے دوران ایک اور واقعہ بھی ہوا بڑا عجیب واقعہ ہے حضرت علی حیدرِ کرار رضی اللہ عنہ جنگ کرتے کرتے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے خیمے کے پاس پہنچ گئے اور فرمایا اے معاویہ آپ لوگ لڑائی کروا رہے ہیں میں باہر کھڑا ہوں آپ آجائیں میدان میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ لحیم شحیم بڑے طاقتور بڑے قد آور حضرت علی رضی اللہ عنہ کا قد مبارک بھی چھوٹا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے معاویہ باہر آؤ حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے کہا اب تو علی آپ کو بلا رہے ہیں چلے جائیں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا کیوں میری جان کا دشمن ہوا ہے تجھے پتہ ہے جو علی کے مقابلے میں گیا ہے واپس نہیں آیا تو میری جان کا دشمن ہے تُو یہ چاہتا ہے کل تُو میری جگہ پر بیٹھے میں ایسا بندہ نہیں ہوں لَیْسَ مِثْلِیْ یُخْدَعُ مجھ جیسے بندے کو دھوکا نہیں دیا جا سکتا جاؤ گھر میں جا کر بیٹھو میں جا رہا ہوں ادھر اب حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ میدان میں نکلے ہوئے تھے اِدھر حضرت علی رضی اللہ عنہ پہنچ گئے جب وہ پہنچے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کے اوپر ہاتھ رکھ دیا اب ہاتھ جو رکھا تو ایسے ہڑبڑائے کہ ان کے کپڑے کھل گئے۔

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے چہرہ پھیرا واپس آ گئے لوگوں نے کہا کیا ہوا کہنے لگے عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے مجھ سے درخواست کی۔ میں نے کہا چلو ٹھیک ہے پھر حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس گئے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے کیا جواب دیا فرماتے ہیں تو اللہ کی بھی تعریف کر اپنی تشریف کی بھی کر جس کی بناء پر تیری جان بچ گئی ورنہ آج تیری جان بچتی نظر نہیں آتی تھی۔ یہ دونوں روایتیں "البدایہ والنہایہ" سے نقل کی ہیں۔ اللہ کی بھی تعریف کرو اپنی تشریف کی بھی تعریف کرو جس نے تمہیں بچایا ورنہ تم آج علی کے ہاتھ سے نہ بچتے۔

یہ سارا معاملہ ہوا اس کے بعد پھر کیا ہوا اب یہ دونوں حضرات مل بیٹھے اب قضیہ تحکیم ہو رہا ہے اب دونوں بیٹھ کے فیصلہ کر رہے ہیں ایک حَکَم حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف سے پیش کی جائے اور ایک حَکَم حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی طرف سے پیش کیا جائے دونوں مل کر ایک فیصلہ کریں جو سب کو منظور ہونا چاہیے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا میری طرف سے ابو موسیٰ الاشعری رضی اللہ عنہ کو میں پیش کرتا ہوں یہ جو فیصلہ کریں گے مجھے منظور ہے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میری طرف سے عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ ہیں یہ جو فیصلہ کریں گے مجھے منظور ہے اب یہ دونوں حضرات آ گئے اب ایک مسئلہ بہت گڑبڑ ہو گیا وہ مسئلہ میں پیش کرتا ہوں پہلے تو ہم یہ فیصلہ کر لیں کہ اس جنگ میں حق پر کون تھا حضرت علی رضی اللہ عنہ کی حقانیت واضح ظاہر باہر ہے۔

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

## حضرت عمار بن یاسر کی شان:

سرکارِ مدینہ ﷺ کی حدیث کے اعتبار سے میرے آقا سرورِ سینہ ﷺ نے حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کے بارے میں فرمایا : **مُلِئَ عَمَّارٌ إِيمَانًا إِلَى مُشَاشِهِ** عمار بن یاسر تو اپنے جوڑوں کی ہڈیوں تک ایمان سے بھرے ہوئے ہیں جب عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ سے اجازت طلب کی تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ آنے دو ایسے شخص کو جو منور ہے حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ حضور ﷺ کی بارگاہ میں حاضر تھے حضور ﷺ نے فرمایا معلوم نہیں کہ میں اب تمہارے پاس کتنے دن اور ہوں۔ میرے بعد تم ابو بکر اور عمر کی اقتداء کرنا اور عمار بن یاسر کی سیرت کو اپنانا اور جو حدیث تمہیں عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہم بیان کر دیں اسے تم سچا سمجھنا۔

میرے آقا ﷺ نے فرمایا عمار کے سامنے اگر دو معاملے پیش کیے جائیں ان کو اختیار دے دیا جائے دونوں میں سے کس کو اپناؤ گے میرے آقا نے ارشاد فرمایا: **اخْتَارَ الْأَرْشَدَ مِنْهُمَا** ان میں سے جو زیادہ ہدایت یافتہ چیز ہو گی اسے وہ اپنائیں گے۔

**عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ابْنُ سُمَيَّةَ مَا عُرِضَ عَلَيْهِ أَمْرَانِ قَطُّ إِلَّا اخْتَارَ الْأَرْشَدَ مِنْهُمَا** (مسند احمد)

یہ لفظ کیوں فرمایا اس کی وجہ یہ ہے کہ میرے آقا ﷺ یہ بات جانتے تھے کہ ایک وقت ایسا آئے گا کہ معاویہ بھی میدان میں ہوں گے اور خطائے اجتہادی کی بناء پر انہیں کچھ کہنا تو جائز نہ ہو گا مگر ارشد حضرت علی رضی اللہ عنہ ہی کا راستہ ہو گا۔

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ کے پاس شام سے حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ آئے جب مسجد میں آئے حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ بیٹھے ہوئے ہیں انہوں نے کہا کہ آپ کہاں سے آئے ہیں حضرت علقمہ نے کہا کوفہ سے آیا ہوں کہا آپ کوفہ سے آئے ہیں کیا آپ کے اندر وہ شخص موجود نہیں جن کے بارے میں زبانِ نبوت نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں شیطان سے محفوظ رکھا ہوا ہے یعنی عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ جب وہاں ہیں تو پھر ان کی بارگاہ میں حاضر ہوتے۔ عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کون ہیں خود بھی صحابی، ان کے باپ یاسر بھی صحابی اور ان کی والدہ سمیہ رضی اللہ عنہم بھی صحابیہ۔ سب سے پہلے اسلام میں شہید ہونے والی خاتون حضرت سمیہ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما کی والدہ ہیں۔

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھے حضرت بلال سے کم تکلیفیں نہیں دی گئیں یہاں تک کے جب بے پناہ تکلیف دی گئی تو ان کی زبان پاک سے بعض مشرکین نے کچھ نازیبا کلمات کہلوائے تو میرے آقا ﷺ کی بارگاہ میں صحابہ نے عرض کیا حضور عمار تو کافر ہو گئے ہیں میرے آقا ﷺ نے فرمایا میرا عمار کافر نہیں ہو سکتا ہے حضرت عمار رضی اللہ عنہ روتے ہوئے حاضر ہوئے یارسول اللہ میں اپنے حواس میں نہیں تھا یہ سب کچھ ہو گیا رب العلمین نے فرمایا:

مَن كَفَرَ بِاللهِ مِن بَعْدِ إِيمَانِهِ إِلَّا مَنْ أُكْرِهَ وَقَلْبُهُ مُطْمَئِنٌّ بِالْإِيمَانِ (سورة النحل آیت:106)

ہاں جس کا دل ایمان پر جما ہوا ہے اگر اس سے کوئی ایسی بات ہو گئی ہے تو اس سے باز پرس نہیں کی جائے گی یہ آیتِ کریمہ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کے ایمان کی دلیل ہے إِلَّا مَنْ أُكْرِهَ وَقَلْبُهُ مُطْمَئِنٌّ بِالْإِيمَانِ یہ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کے بارے میں نازل ہوئی۔

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کون ہیں یہ وہ شخص ہیں کہ جب مسجد نبوی تعمیر ہو رہی ہے لوگ ایک ایک اینٹ لے کر آرہے ہیں۔ پتھر کی ایک ایک اینٹ اٹھائی ہوئی ہے تو میرے آقا ﷺ نے حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ یہ دو دو اینٹیں اٹھا کر لا رہے ہیں حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کو جب مکہ مکرمہ میں تکلیفیں ہوئیں میرے آقا ﷺ نے فرمایا صَبْرًا يَا آلَ يَاسِرٍ اے یاسر کی آل صبر کر فَإِنَّ مَوْعِدَكُمُ الْجَنَّةُ تم سے جنت کا وعدہ ہے (شعب الایمان)

کیونکہ حضور ﷺ جانتے ہیں یہ عمار بن یاسر دو دو پتھر لے کر آرہے ہیں میرے آقا ﷺ کھڑے ہوگئے میرے آقا ﷺ ان کے کپڑے جھاڑنے لگے جب آقا غلام کے کپڑے جھاڑ رہے ہوں گے تو اس وقت میرے آقا ﷺ فرماتے ہیں:

وَيْحَ عَمَّارٍ تَقْتُلُهُ الْفِئَةُ الْبَاغِيَةُ عَمَّارٌ يَدْعُوهُمْ إِلَى اللهِ، وَيَدْعُونَهُ إِلَى النَّارِ

عمار بڑا افسوس ہے آپ کو فرقہ باغیہ قتل کرے گا آپ ان کو جنت کی طرف بلاتے ہوں گے اور وہ آپ کو جہنم کی طرف بلاتے ہوں گے۔(29)

---

29 : عَنْ عِكْرِمَةَ، قَالَ لِي ابْنُ عَبَّاسٍ وَلِابْنِهِ عَلِيٍّ: انْطَلِقَا إِلَى أَبِي سَعِيدٍ فَاسْمَعَا مِنْ حَدِيثِهِ، فَانْطَلَقْنَا فَإِذَا هُوَ فِي حَائِطٍ يُصْلِحُهُ فَأَخَذَ رِدَاءَهُ فَاحْتَبَى، ثُمَّ أَنْشَأَ يُحَدِّثُنَا حَتَّى أَتَى ذِكْرُ بِنَاءِ الْمَسْجِدِ، فَقَالَ: كُنَّا نَحْمِلُ لَبِنَةً لَبِنَةً، وَعَمَّارٌ لَبِنَتَيْنِ لَبِنَتَيْنِ فَرَآهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَنْفُضُ التُّرَابَ عَنْهُ، وَيَقُولُ: وَيْحَ عَمَّارٍ تَقْتُلُهُ الْفِئَةُ الْبَاغِيَةُ، يَدْعُوهُمْ إِلَى الْجَنَّةِ وَيَدْعُونَهُ إِلَى النَّارِ ، قَالَ: يَقُولُ عَمَّارٌ: أَعُوذُ بِاللهِ مِنَ الْفِتَنِ

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

(صحیح بخاری رقم الحدیث:2812، 447)

حضرت عمار بن یاسر نے کہا: أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الْفِتَنِ

میں اپنے آپ کو فتنوں سے بچاتے ہوئے اللہ کی پناہ میں دیتا ہوں اب جب جنگِ جمل ہوئی جو حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ حضرت زبیر بن عوام حضرت طلحہ بن عبید اللہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہم کے درمیان ہوئی تو اس موقع پر کیا ہوا جب حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ نے حضرت یاسر رضی اللہ عنہ کو حضرت علی رضی اللہ عنہ کی صف میں کھڑا ہوا دیکھا آئے اور اپنے بیٹے عبد اللہ ابنِ زبیر اور طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہم سے کہا میں علی سے نہیں لڑتا میں نے ان کی صف میں عمار کو کھڑے ہوئے دیکھا ہے سرکار مدینہ ﷺ نے ان کے بارے میں فرمایا ہے فرقہ باغیہ ان کو قتل کرے گا عمار کی سیرت کو اپنانے کے بارے میں حکم دیا گیا ہے عمار دو کاموں میں سے بہترین کام کو اپناتے ہیں میں جنگ میں نہیں آتا آپ فوراً میدانِ جہاد سے نکل گئے یہ وہ عمار بن یاسر ہیں جو صفین میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف سے لڑتے

---

حضرت عکرمہ سے روایت ہے، انہوں نے بیان کیا کہ مجھ سے اور اپنے صاحبزادے علی سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کی خدمت میں جاؤ اور ان کی احادیث سنو۔ ہم گئے۔ دیکھا کہ ابو سعید رضی اللہ عنہ اپنے باغ کو درست کر رہے تھے۔ ہم کو دیکھ کر آپ نے اپنی چادر سنبھالی اور گوٹ مار کر بیٹھ گئے۔ پھر ہم سے حدیث بیان کرنے لگے۔ جب مسجد نبوی کے بنانے کا ذکر آیا تو آپ نے بتایا کہ ہم تو (مسجد کے بنانے میں حصہ لیتے وقت) ایک ایک اینٹ اٹھاتے۔ لیکن عمار دو دو اینٹیں اٹھا رہے تھے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں دیکھا تو ان کے بدن سے مٹی جھاڑنے لگے اور فرمایا، افسوس! عمار کو ایک باغی جماعت قتل کرے گی۔ جسے عمار جنت کی دعوت دیں گے اور وہ جماعت عمار کو جہنم کی دعوت دے رہی ہو گی۔ ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ عمار رضی اللہ عنہ کہتے تھے کہ میں فتنوں سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں۔

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

ہوئے شہید ہوئے۔ یہ حدیث واضح ہے حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ بالکل فیصلہ کن ذات ہیں انہوں نے فیصلہ دکھادیا ہے کہ علی حق پر ہیں۔

لیکن حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو برا نہیں کہا جائے گا وجہ کیا ہے جب حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا یا علی اب اُدھر بھی شہید ہوئے اِدھر بھی شہید ہوئے کون سے صحیح ہیں مسلمان ہیں کس کے جنازے کی نماز پڑھیں کیا کریں حیدر کرار نے فرمایا:

قَتْلَایَ وَقَتْلَ مُعَاوِیَۃَ کِلَاھُمَا فِی الْجَنَّۃِ

ہمارے مقتولین اور معاویہ کے مقتولین دونوں کے دونوں جنّت میں ہیں ۔طبرانی کی حدیث ہے حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ کی حقانیت کا فیصلہ کر دیا لیکن حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا اجتہاد تھا اجتہاد اگر آپ سیاسی طور پر غور کریں تو وہ اتنی غلط بات بھی نہیں تھی جتنی لوگوں نے بنائی ہوئی ہے اتنا بڑا ان کو الزام دیا جاتا ہے اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شان میں گستاخی والی کوئی ایسی بات نہیں کی۔ جس طرح لوگ کہتے ہیں کہ اس زمانے میں سب وشتم ہوتا تھا نعوذ باللہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے زمانے میں کوئی سب وشتم نہیں ہوا اور اس کے بعد بھی حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں کوئی سب وشتم نہیں ہوا۔ نہ یہ بنو امیہ کا زمانہ تھا ارے بنو امیہ کا زمانہ تو یزید کے بعد بھی چلا ہے تو اس کے ہم ذمہ دار تھوڑے ہیں۔

اب اس پر ایک اور بات عرض کرتا ہوں علی تو وہ ہیں جن کی محبت ہماری رگوں میں جاری ہے ہمارے رونگٹے رونگٹے میں علی بستے ہیں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ صحابیٔ رسول بھی ہیں ان کے بارے میں سرکار دوعالم ﷺ کی احادیثِ مبارکہ بھی ہیں اور وہ جنّتی ہیں اس میں کوئی شبہ نہیں ہے خطائے اجتہادی ضرور سرزد ہوئی ہے مگر

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو کچھ کہنا میرے آقا ﷺ نے فرمایا: لَا تَسُبُّوا أَصْحَابِي میرے صحابی کو گالی مت دینا آقا تو ہمیں یہ تربیت دیں اور ہم اپنی رائے کو ترجیح دے رہے ہیں۔

## حضرت ابو موسیٰ اشعری پر طعن کا جواب:

اب اس کے بعد کیا ہوا اب یہ ہوا کہ انہوں نے ایک روایت بنائی ہوئی ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے معاملہ حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کے حوالے کر دیا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے حوالے کر دیا اب یہ دونوں حضرات آگئے اب لوگوں نے کہا کہ اس کے بعد یہ ہوا کہ حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیٹھے اور انہوں نے آپس میں یہ فیصلہ کیا کہ حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ بڑے ہی سیاسی اور چالاک آدمی تھے تو انہوں نے یوں کیا ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بالکل بھولے بھالے آدمی تھے حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کی باتوں میں آگئے

حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے ساتھی تھے اور ان کی طرف سے حکم مقرر تھے حضرت ابو موسیٰ اشعری حضرت علی کی طرف سے حکم مقرر تھے حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے کہا آپ اس طرح کریں ہم دونوں چلتے ہیں لوگ بیٹھے ہوئے ہوں گے ہم بیٹھ جاتے ہیں اور اس کے بعد ہم جا کے بات کرتے ہیں آپ جا کر انہیں کہہ دیں معاملہ طے ہو گیا کہ آپ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو معزول کر دیں اور میں معاویہ کو معزول کر دوں گا اس کے بعد پھر ہم بیٹھ کے فیصلہ کر لیں گے جب تک یہ معزول نہیں ہوتے بات نہیں بنے گی اس طرح کرتے ہیں۔ حضرت ابو موسیٰ

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

اشعری رضی اللہ عنہ حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کی باتوں میں آگئے اور جا کر سب لوگوں کو بٹھایا گیا پھر آپ کھڑے ہوئے اور آپ نے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا اے لوگو! جب تک علی و معاویہ دونوں خلیفہ ہوں گے یہ معاملہ اس وقت تک حل نہیں ہو سکتا۔

جب تک ہم ان کو معزول نہیں کریں گے بات نہیں بنے گی تو اس لیے میں علی کو معزول کرتا ہوں عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کھڑے ہوں گے اور وہ معاویہ کو معزول کریں گے اور پھر بیٹھ کے ہم دونوں مل کے فیصلہ کرتے ہیں کیا فیصلہ ہونا ہے ورنہ فیصلہ نہیں ہو گا تو حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو معزول کر دیا اور اپنی گردن سے تلوار کا پٹہ نکال کے نیچے ڈال دیا جس طرح میں اس کو اپنے جسم سے جدا کرتا ہوں اسی طرح میں نے خلافت کو علی سے جدا کر دیا ہے اور پھر اس کے بعد حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کھڑے ہوں گے یہ بھی اسی طرح کریں گے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو خلافت سے اسی طرح جدا کر دیں گے حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے تو انہوں نے کہا کہ بات اصل میں یہ ہے کہ ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو معزول کر دیا ہے وہ تو اب امیر المومنین نہیں ہیں میں معاویہ کو معزول نہیں کرتا ہوں۔ یہ ساری ایک من گھڑت روایت ہے۔

## ابو مخنف اور کلبی کا تعارف:

یعنی ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نعوذ باللہ اتنے بے وقوف تھے معاذ اللہ کہ یہ بات وہ سمجھ ہی نہ سکے اور باتوں میں آگئے العیاذ باللہ اس روایت کی سند میں دو راوی آتے ہیں ابو مخنف لوط بن یحییٰ اور دوسرا راوی جو ہے ابو کلبی۔ دونوں راویوں کے

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

حالات میں آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں اب آپ خود غور کریں خود فیصلہ کریں کہ معاملہ کیا ہے ابو علی حاتم کہتے ہیں یہ متروک ہیں ان کی کسی بات کا کوئی اعتبار ہے ہی نہیں۔ ابو مخنف لوط بن یحییٰ کا کوئی اعتبار ہے ہی نہیں۔ امام دار قطنی فرماتے ہیں ضَعِیْفٌ کہ ابو مخنف لوط بن یحییٰ ضعیف ہیں حضرت امام ابن معین فرماتے ہیں جو کہ امام الجرح والتعدیل ہیں اصولِ حدیث کے امام ہیں فرماتے ہیں لَیْسَ بِالثِّقَہ یہ ثقہ شخص نہیں ہیں اور ابنِ عدی نے کہا:

شِیْعِیٌّ مُحْتَرِقٌ صَاحِبُ اَخْبَارِھِمْ

یہ شیعی محترق ہے جو کہ ان کی باتوں کو ہی پھیلاتے ہیں اور انہی کی باتیں کرتے ہیں اور آجری نے کہا سَاَلْتُ اَبَا حَاتِمٍ میں نے ابو حاتم سے سوال کیا لوط بن یحییٰ ابو مخنف کے بارے میں ہے فَنَفَدَ یَدَیْہِ انہوں نے اپنے ہاتھوں کو جھاڑا اور فرمایا: ھَلْ یُسْئَلُ اَحَدٌ عَنْ ھٰذَا۔ کیا اس جیسے شخص کے بارے میں بھی سوال کیا جا سکتا ہے۔

ھَلْ یَسْئَلُ عَنْ ھٰذَا اَحَدٌ ھٰذَا عَنْ ھٰذَا

کیا کوئی شخص ایسے شخص کے بارے میں پوچھے گا اس شخص کی حیثیت ہی کیا ہے اس کے بارے میں سوال ہی غلط ہے یہ تو بالکل کسی کام کا شخص ہی نہیں ہے اور اسی بارے میں امام ذہبی فرماتے ہیں یہ واقعات بیان کرنے والا شخص ہے اس کے اندر ثقاہت نام کی کوئی بھی چیز نہیں ہے۔

تمام آئمہ بتلا رہے ہیں کہ ابو مخنف لوط بن یحییٰ راوی بالکل ضعیف ہے ضعیف کیا بلکہ یہ متروک ہے اور اس کی کوئی حیثیت ہے ہی نہیں اور دوسرا راوی اس میں ابو کلبی آتا ہے ان کے بارے میں ابنِ سعد نے کہا کَانَ ضَعِیْفَ یہ ضعیف ہیں امام بخاری اور ابو حاتم کہتے ہیں کہ یحییٰ بن سعید القطان کہتے ہیں یُضَاعِفُہٗ وہ اس کو ضعیف قرار دیتے ہیں اور عثمان دارمی نے فرمایا ضَعِیْفٌ کہ یہ ضعیف ہے امام نسائی فرماتے ہیں ضَعِیْفٌ کہ یہ

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

ضعیف ہے اب آپ گور کر لیجیے کہ یہ دو راوی اس کے ایسے ہیں جو بالکل ضعیف ہیں متروک ہیں ان کی بناء پر اس روایت کی حیثیت ہی نہیں ہے۔

یہ روایت بالکل غلط ہے یہ روایتاً بھی غلط ہے اور یہ درایتاً بھی غلط ہے اس کی وجہ پیش کرتا ہوں غلط کیسے ہے آپ یہ بات جانتے ہیں کہ اہل سنّت میں کسی نے بھی حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو اور حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کو منافق نہیں کہا اور ایک بات یہ بھی آپ ذہن میں رکھیں کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو برطرف کرنے کی بات ہے ہی نہیں ان کی تو بیعت ہی ختم ہے انہوں نے خلافت کا دعویٰ کیا ہی نہیں جب ایک دعویٰ انہوں نے کیا ہی نہیں تو آپ ان کو کیسے الزام دے سکتے ہیں کہ آپ علی کو معزول کر دیں میں معاویہ کو معزول کر دوں گا حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ تو خلیفہ تھے ہی نہیں ان کو معزول کرنے کا مطلب کیا ہوا۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے تو خلافت کا دعویٰ ہی نہیں کیا وہ تو خلیفہ تھے ہی نہیں۔ ان کو معزول کرنے کا کیا مطلب؟

یہ بالکل جھوٹی روایت ہے اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خلافت کے خلاف نہیں تھے انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو کبھی بھی یہ نہیں کہا ہے یہ خلیفہ برحق نہیں ہیں انہوں نے کہا میں بیعت نہیں کروں گا اور کہا ہماری بیعت تب ہو گی جب دمِ عثمان رضی اللہ عنہ کا بدلہ آئے گا آپ امیر المومنین ہیں لیکن میں بیعت نہیں کروں گا حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے تھے بیعت نہیں ہو گی تو میں تمہارا امیر المومنین کیسے بن گیا جب تمہارا نہیں بنا تو مجھ سے سوال کیسے کر سکتے ہو۔

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

## حضرت ابو موسیٰ اشعری کی ذہانت:

اس پر ایک اور بات بھی ذہن میں رکھیں کہ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ کہنا کہ یہ ایسے بھولے بھالے تھے بے وقوف بن گئے نعوذ باللہ معاذ اللہ یہ بات بڑی ہی دلگیر بات ہے بات یہ ہے کہ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ ان چھ قاضیوں میں سے ہیں جو میرے آقا ﷺ کے زمانے میں منصبِ قضاۃ پر فائز ہوئے تھے میرے آقا ﷺ نے ان کو خود قاضی بنایا تھا اور حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے بصرہ میں قاضی مقرر فرمایا اور اس کے بعد حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے بصرہ اور کوفہ میں قاضی بنا کے رکھا جنہیں یہ قاضی بنا رہے ہیں وہ اتنے بے وقوف ہیں ذرا سی بات میں آگئے سمجھا ہی نہیں کہ میرے ساتھ کیا کیا ہو گیا حالانکہ یہ بڑے ذہین تھے وجہ کیا ہے۔

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے بارے میں آتا ہے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا مجھے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا جب بھیجا تو کوئی بات وغیرہ ہوئی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے کہا کہ آپ نے ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو کیسا پایا انہوں نے عرض کی میں نے ان کو ایسا پایا کہ وہ قرآن کی تعلیم دیتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا:

اَمَا اِنَّهٗ قَيِّس لَا تُسْمِعُهَا اِيَّاى يَعْنِىْ فَطِنٌ عَاقِلٌ ذَكِىٌّ عَبْقَرِىٌّ

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا وہ انتہائی زیرک شخص ہے کہ ان جیسا تمہیں کوئی سننے میں نہیں ملے گا وہ انتہائی ذہین وفطین ہیں عاقل ہیں ذکی ہیں غیر معمولی ذہانت رکھنے والے ہیں عبقری شخصیت کے مالک ہیں جنہیں حضرت عمر بن

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

خطاب رضی اللہ عنہ عبقری کہیں قیس کہیں عاقل کہیں ذہین کہیں فطین کہیں انہیں کہیں کہ وہ حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کے آگے چٹکی بجاتے ہیں انہیں معاذ اللہ عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ بے وقوف بنا گئے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے بارے میں فرمایا:

**صُبِغَ فِي الْعِلْمِ صِبْغَةً** یہ علم میں رنگے ہوئے ہیں۔ بہر حال میرے آقا کے ﷺ زمانے میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فیصلے دیے حضرت علی، حضرت عبد اللہ ابن مسعود، ابی بن کعب، زید بن ثابت اور حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہم نے فیصلے دیے۔ یہ وہ تھے جو حضور ﷺ کے زمانے میں فیصلے کیا کرتے تھے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ انتہائی ذہین آدمی تھے اور ان کو یہ کہنا کہ ان کو بے وقوف بنا دیا گیا ہے یہ غلط ہے۔

## حضرت عمرو بن عاص کی شان:

اور حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ جن کے بارے میں میرے آقا ﷺ نے فرمایا:

**أَسْلَمَ النَّاسُ** لوگ اسلام لے کر آئے ہیں **وَآمَنَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ** لیکن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ ایمان لے کر آئے ہیں۔

**عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَسْلَمَ النَّاسُ وَآمَنَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ**

(سنن ترمذی رقم الحدیث:3844،مسند احمد:4/155)

یعنی ان کے دل کے اندر ان کی روح کے اندر ایمان داخل ہو گیا ہے۔

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ : قَالَ طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ يَقُولُ : نِعْمَ أَهْلُ الْبَيْتِ : عَبْدُ اللهِ ، وَأَبُو عَبْدِ اللهِ ، وَأُمُّ عَبْدِ اللهِ

میرے آقا حضور ﷺ نے فرمایا: عبد اللہ بن عمرو بن عاص کے گھر والے کتنے اچھے ہیں یعنی ابو عبد اللہ اور ام عبد اللہ یعنی ان کی والدہ اور ان کے والد۔

(مسند احمد:4/150)

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کون ہیں عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کے بیٹے ہیں میرے آقا ﷺ نے فرمایا عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کے گھر والے کتنے اچھے لوگ ہیں یعنی ان کے ماں باپ کتنے اچھے لوگ ہیں میرے آقا ﷺ تو ان کو اچھا کہیں اور ہم ان پر الزام لگا دیں اصل معاملہ کیا ہوا۔ ہوا یہ کہ یہ دو حکم بنے تھے۔

یہ بات پکی ہے لیکن بننے کے بعد یہ بات نہیں تھی کہ اسی وقت یہ سارا معاملہ حل ہو گیا دو حکم بنے اور بننے کے بعد ان دو حضرات کے درمیان باقاعدہ ایک تحریر لکھی گئی تھی تحریر لکھے جانے کے بعد پھر ان حضرات کو ایک سال یا چھ مہینے کی مہلت دی گئی کہ آپ اس میں بڑے سرداروں سے ملاقاتیں کریں اور اس کے بعد پھر آپ اس مسئلے کو سلجھائیں۔

هٰذَا مَا تَقَاضٰى عَلَيْهِ عَلِيُّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ وَمُعَاوِيَةُ ابْنُ أَبِيْ سُفْيَانَ

یہ وہ معاہدہ ہے جو علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ اور معاویہ بن سفیان رضی اللہ عنہ کے درمیان طے پایا۔ عَلِيٌّ عَلٰى أَهْلِ الْكُوْفَةِ وَمَنْ مَّعَهُمْ علی نے فیصلہ کیا اہل کوفہ پر اور ان کے ساتھ جو ساتھی تھے مِنْ شِيْعَتِهِمْ ان کی جماعت جو

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

مومنین میں سے تھی ان کے ساتھ وَقَاضٰی مُعَاوِیَۃُ عَلٰی اَھْلِ الشَّامِ وَمَنْ مَعَھُمْ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُسْلِمِیْنَ اور حضرت معاویہ نے فیصلہ فرمایا اہل شام پر اور جو ان کے مومنین ساتھی تھے ان کے ساتھ فیصلہ کیا۔

اِنَّا نَنْزِلُ عِنْدَ حُکْمِ اللّٰہِ وَکِتَابِہٖ وَلَا یَجْمَعُ بَیْنَنَا غَیْرُ کِتَابِ اللّٰہِ

اور آپ نے یہ بات کہی کہ ہم لوگ اللہ کے حکم کے مطابق اور اس کی کتاب کے مطابق فیصلہ کریں گے اور ہمارے درمیان کتاب اللہ کے بغیر کوئی اور چیز درمیان میں نہیں آئے گی۔

اِنَّ کِتَابِ اللّٰہِ بَیْنَنَا مِنْ فَاتِحَتِہٖ اِلٰی خَاتِمَتِہٖ

بے شک یہ کتاب سورہ فاتحہ سے لے کر آخر تک جو ہے۔ نُحْیِ مَا اَحْیٰ وَنُمِیْتُ مَا اَمَاتَ فرماتے ہیں کہ ہم زندہ کریں گے کہ جسے کتاب اللہ نے زندہ کیا اور ہم اسے چھوڑ دیں گے اور مار دیں گے جسے کتاب اللہ نے مار دیا ہے اور چھوڑ دیا ہے اس فیصلے پر ہم اور اس پر ہمارے درمیان ایک فیصلہ ہوا ہے ہم اسی پر چلیں گے۔

وَاِنَّ عَلِیًّا وَشِیْعَتَہٗ رَضُوْا بِعَبْدِ اللّٰہِ بْنِ قَیْسٍ نَاظِرًا وَّحَاکِمًا

بے شک علی اور ان کی جماعت عبد اللہ بن قیس یعنی ابو موسیٰ اشعری پر راضی ہو گئی ہے کہ یہ ان کی طرف سے حاکم مقرر ہیں۔

وَرَضِیَ مُعَاوِیَۃُ بِعَمْرِو بْنِ الْعَاصِ نَاظِرًا وَّحَاکِمًا

یہ راضی ہو گئے عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کے حاکم بنائے جانے پر تو یہ دونوں حضرات حضرت علی رضی اللہ عنہ اور ان کی جماعت اس پر راضی ہیں۔ فَمَا وَجَدَ الْحَکَمَانِ فِیْ کِتَابِ اللّٰہِ جو چیز یہ دونوں حکم یعنی ابو موسیٰ اشعری اور عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما کتاب اللہ سے پائیں اس کے ساتھ ہم عمل کریں گے۔ وَمَا لَمْ

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

يَجِدَا فِيْ كِتَابِ اللهِ اور اگر کوئی معاملہ ایسا آجائے جس کا ذکر کتاب اللہ میں نہ مل سکے۔

فَالسُّنَّةُ الْعَادِلَةُ الْجَامِعَةُ غَيْرُ الْمُفَرِّقَةُ

فرماتے ہیں جو بات کتاب اللہ میں بظاہر نہ ملے تو اس کے ساتھ سنت جو کہ جدا کرنے والی نہیں ہے اس کے ساتھ فیصلہ کیا جائے گا اس کے برخلاف کوئی بھی اقدام نہیں کیا جائے گا یہ تحریر ان کے درمیان لکھی گئی تھی۔

(تاریخ ابن خلدون تلخیص ابن خلدون)

اور اس کے بعد پھر کیا ہوا کہ ان کو ایک سال یا چھ ماہ کی مہلت دی گئی کہ اب آپ جائیں اور سرداروں سے ملاقات کریں اور یہ معاملات طے کریں اب ان حضرات نے نکلنا تھا اور معاملات طے کرنے تھے مگر ہوا کیا اب بصیرتِ علی سامنے آرہی ہے ہوا یہ کہ جیسے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے درمیان اجتہاد ہوا ہے وہ بلوائی صبائی قرائی خارجی جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کی فوج میں داخل تھے انہوں نے فساد مچایا ہوا تھا انہیں اب اپنی موت نظر آئی وہ یہ کہتے ہوئے الگ ہو گئے کہ علی کافر ہو گیا ہے قرآن کا فیصلہ ہے۔

اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ (سورة يوسف آيت:40)

کہ حکم صرف اللہ کا ہو گا کسی اور کا حکم نہیں چلے گا حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ان کو جواب دیا کہ قرآن یہ فرماتا ہے جب میاں بیوی میں جھگڑا ہو جائے تو ایک حَکَم شوہر کی طرف سے آجائے ایک حکم بیوی کی طرف سے آجائے اب تم ہی بتاؤ اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ کا مطلب کیا ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے سامنے جب خارجیوں کا یہ جملہ آیا کہ وہ یہ کہتے ہیں آپ کی جماعت سے نکل گئے ہیں اور مقام حروراء کی طرف پہنچ گئے ہیں تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

كَلِمَةُ الْحَقِّ أُرِيْدَ بِهَا الْبَاطِل

بات تو سچی ہے قرآن کی آیت کا جز ہے لیکن اس سے ارادہ باطل کا کیا گیا ہے اس کا مطلب یہ نہیں ہے جو ان لوگوں نے لیا ہے پھر حضرت علی خارجیوں کو قتل کرنے کے لیے نکلے اور وہاں پر جا کر آپ نے ساٹھ ہزار خارجیوں کو قتل کیا جب قتل کرنے سے فارغ ہوئے تو نہج البلاغہ میں یہ عبارت موجود ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا گیا اب تو آپ نے ان خارجیوں کو قتل کر دیا ہے اب تو یہ باقی نہیں رہے آپ نے فرمایا نہیں سرکار مدینہ ﷺ نے مجھے فرمایا تھا اے علی! یہ قوم ہمیشہ باقی رہے گی یہ ماؤں کے رحموں میں بھی ابھی باقی ہیں اور یہ بعد میں بھی ظاہر ہوتی رہے گی قیامت تک یہ قوم ظاہر ہوتی رہے گی اور ان کا آخری گروہ دجال کے ساتھ جا کر ملے گا اب آپ غور کیجیے بصیرتِ علی کیا تھی۔

بصیرتِ علی یہ تھی کہ اے معاویہ! تم میرے ساتھ مل جاؤ کل فیصلہ ہو جائے گا نگاہِ مصطفیٰ کا پرتو ارے جنہیں سرکار مدینہ ﷺ نے لعاب دہن پلایا ہو اس کی بصیرت و بصارت کا کیا کہنا ہے علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس کے بعد کبھی مجھے آنکھ میں تکلیف نہ ہوئی اور ہم یہ بات مانتے ہیں عَلِيٌّ مِنِّي وَأَنَا مِنْ عَلِيٍّ علی مجھ سے ہیں اور میں علی سے ہوں۔ یا اللہ حق کو وہاں پھیر دے جہاں علی ہوں ارے جس کے علی ہیں اس کا میں ہوں:

اَللّٰهُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاهُ ، وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ

جو علی سے محبت کرے تُو بھی اس سے محبت فرما جو علی سے بغض رکھے تُو بھی اس سے بغض فرما۔ لیکن امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے ایک اجتہادی خطا ہوئی تھی لیکن وہ مجتہد تھے اور ان کا نظریہ سیاسی طور پر دیکھا جائے تو اتنا ڈھیلا نہ تھا کہ لوگ ان کے خلاف چل پڑیں اور یہ معاملہ مکمل ہو گیا الحمد للہ آج اس موضوع کو میں نے اپنے طور

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

پر کافی حد تک بیان کرنے کی کوشش کی ہے اس کے باوجود ابھی تک بہت کچھ باقی ہے جو کہنا ہے۔

وَآخِرُ دَعْوَانَا أَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook